بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمہ حق

ملی یک جہتی کونسل پاکستان

"بہت دیر کی مہرباں آتے آتے"

جمیعت علماء اسلام کے راہ نما سینیٹر مولانا سمیع الحق کی دعوت پر گزشتہ روز اسلام آباد میں ملک کی بڑی دینی جماعتوں کے سربراہوں کا اجلاس ہوا' جس میں فرقہ وارانہ کشیدگی پر قابو پانے کے لیے "ملی یک جہتی کونسل" کا قیام عمل میں لایا گیا' کونسل میں تمام شریک پارٹیوں کے سربراہ شامل ہیں جبکہ مولانا شاہ احمد نورانی کو کونسل کا سربراہ اور مولانا سمیع الحق کو سیکرٹری جنرل چنا گیا ہے۔

دینی جماعتوں کا کسی ایک پلیٹ فارم پر مجتمع ہونا اور ملکی و قومی امور میں مشترکہ موقف اور پالیسی اختیار کرنا اس ملک کے باشعور شہریوں کی دیرینہ آرزو ہے۔ اس آرزو کے پیچھے جہاں دین کے ساتھ لوگوں کی محبت اور اسلام کے غلبہ و بالادستی کی خواہش کار فرما ہے وہاں معروضی حالات میں اسلام' پاکستان اور پاکستانی قوم کو درپیش خطرات و مشکلات کے حوالہ سے دینی قوتوں کے کردار کا واضح طور پر نظر آنے والا خلاء بھی اس کا محرک ہے' یہی وجہ ہے کہ اس اتحاد کا ہر سطح پر خیر مقدم کیا گیا ہے اور اس کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

اس وقت اسلامی جمہوریہ پاکستان کو بین الاقوامی اور ملکی سطح پر جس صورت حال کا سامنا ہے وہ انتہائی گھمبیر ہے۔ پاکستان کا اسلامی تشخص اور اس کے دستور کی نظریاتی بنیادیں ان عالمی قوتوں کو مسلسل کھٹک رہی ہیں جو کمیونزم کے خاتمہ کے بعد اسلام کو ویسٹرن سولائزیشن اور مغرب کی بالادستی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتی ہیں اور اسلامی

قوتوں کو بنیاد پرست اور دہشت گرد قرار دے کر ان کے خلاف فیصلہ کن اقدامات کی تیاریاں کر رہی ہے' ان قوتوں کی خواہش اور کوشش یہ ہے کہ عالم اسلام بھی کھلے دل کے ساتھ مغرب کے مادہ پرستانہ فلسفہ' اجتماعیات سے مذہب کی لاتعلقی' اباحت مطلقہ پر مبنی فری سوسائٹی اور بے قید معاشرت کو قبول کرلے اور اسلام کی ان تعلیمات و احکام سے آنکھیں بند کرلے جو ویسٹرن سولائیزیشن کو قبول کرنے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

اس مقصد کے لیے اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا چارٹر اور اس کی تشریح میں جنیوا کے ہیومن رائٹس کمیشن کے فیصلے اور قرار دادیں مغرب کے ہاتھ میں سب سے بڑا ہتھیار ہیں اور اسلام کا جو حکم اور ضابطہ ان کی زد میں آتا ہے اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دے کر اس کے خاتمہ کے لیے پورے وسائل استعمال میں لائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اسلامی حدود و تعزیرات کو وحشیانہ قرار دینے' توہین رسالتؐ کی سزا کے قانون کو انسانی حقوق کے منافی گرداننے اور خاندانی زندگی کے بارے میں اسلامی احکام و قوانین کو بین الاقوامی معیار کے منافی قرار دے کر مسلم حکومتوں پر ان میں رد و بدل کے لیے زور دینے کی حالیہ کارروائیوں کا پس منظر یہی ہے اور ان کارروائیوں کا دائرہ دن بدن وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

عالمی پریس کے ذریعے سامنے آنے والی بعض خبروں کے مطابق اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر انسانی حقوق کے چارٹر کے پرچم تلے اس وقت جو شعبے سب سے زیادہ توجہات اور سرگرمیوں کا مرکز ہیں' وہ پرائمری تعلیم' خاندانی زندگی' خاندانی منصوبہ بندی اور آزادی رائے کے مغربی تصور کی بالادستی کے شعبے ہیں اور مسلم ممالک پر مسلسل دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ

----- ○ پرائمری سطح تک کی تعلیم کے لیے وہ نصاب قبول کریں جو اقوام متحدہ نے دنیا بھر کے لیے یکساں نصاب تعلیم کے طور پر تیار کیا ہے۔

----- ○ نکاح' طلاق اور وراثت کے متعلق معاملات میں اقوام متحدہ کے چارٹر اور جنیوا کنونشن کی قراردادوں کو معیار تسلیم کرکے خاندانی زندگی سے متعلقہ قوانین میں ترامیم کی جائیں۔

----- ○ آبادی میں اضافہ کی روک تھام کے نام پر جنسی تعلقات کی آزادی بلکہ جنسی

اتارکی کے قانونی تحفظ کا نظام قائم کریں۔

----- ○ رائے' تنقید' اختلاف اور اس کے اظہار کی مطلق آزادی کے تصور کو قبول کریں اور خدا' رسول اور مذہب سمیت کسی بھی استثناء کو مسترد کرتے ہوئے اپنے قوانین کو اس کے مطابق ڈھالیں۔

دنیا بھر کے مسلم اور غیر مسلم ممالک کی طرح اسلامی جمہوریہ پاکستان بھی ان امور کے حوالہ سے اقوام متحدہ' امریکہ اور مغربی طاقتوں کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی زد میں ہے اور اس دباؤ کی شدت میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

دوسری طرف قومی معاملات کے ضمن میں پاکستان کے گرد سازشوں کا حصار جس طرح دن بدن تنگ ہوتا جا رہا ہے وہ بھی کسی باشعور شہری سے مخفی نہیں ہے' کراچی بین الاقوامی سازشوں میں گھر کر رہ گیا ہے اور اسے ملک سے الگ کرنے کی باتیں کھلم کھلا ہو رہی ہیں' گوادر میں اومان کی وساطت سے امریکہ کے فوجی اڈے کے قیام کا معاملہ ابھی تک شکوک و شبہات کا شکار ہے' کشمیر کو خود مختار ریاست بنانے اور چین کے خلاف امریکی فوجی اڈے کے طور پر اس کے متوقع کردار کے خدشات اب کھل کر سامنے آگئے ہیں' پاکستان کا ایٹمی پروگرام منجمد ہونے کے بعد اب رول بیک کے خطرہ سے دوچار ہے' پاکستان کی مسلح افواج میں کمی کی باتیں ہو رہی ہیں' امریکہ پیشگی قیمت وصول کرنے کے باوجود پاکستان کو ایف 16 طیارے اور دیگر متعلقہ فوجی ساز و سامان دینے کے لیے تیار نہیں ہے اور ورلڈ بینک اور آئی۔ ایم۔ ایف کے زیر کنٹرول پاکستان کا معاشی ڈھانچہ بے بسی اور لاچاری کی مجسم تصویر بنا ہوا ہے۔

اس صورت حال میں جبکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی خود مختاری خطرے میں ہے' ملکی سالمیت پر سازشوں کے سائے گہرے ہوتے جا رہے ہیں' ملک کی نظریاتی اور اسلامی حیثیت کو ختم کرنے کے درپے قوتیں بتدریج آگے بڑھ رہی ہیں اور اسلام اور عالم اسلام کے لیے پاکستان کے متوقع کردار سے اسے مکمل طور پر محروم کر دینے کے منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں' ملک کے عام شہری کا اضطراب اور بے چینی نہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے۔ بالخصوص اس پس منظر میں کہ ملک کی دو بڑی سیاسی قوتوں مسلم لیگ اور

پیپلز پارٹی میں سے کوئی بھی خود کو اس چیلنج کا سامنا کرنے کا اہل ثابت نہیں کر سکی اور اقتدار کے منصب پر فائز ہونے کے بعد دونوں کی قیمت اور ارکان نے انتقام، لوٹ کھسوٹ اور نا اہلیت کے اظہار کے سوا کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔

ان حالات میں ملک کے باشعور شہریوں اور بہی خواہوں کی نگاہیں فطری طور پر دینی قوتوں کی طرف اٹھتی ہیں کہ شاید یہاں سے قوم کو کوئی ایسی قیادت میسر آجائے جو ملک و قوم کی کشتی کو چاروں طرف سے بپھرے ہوئے طوفان سے سلامتی کے ساتھ نکال کر کامیابی کی منزل کی طرف گامزن کر سکے۔ لیکن دینی قوتوں کا خلفشار، ملک و قوم کے حقیقی مسائل کا عدم ادراک اور قومی معاملات میں سنجیدہ دل چسپی کا فقدان ایسے موذی امراض ہیں جنہوں نے ملک کی دینی قیادت کو قومی سیاست کا عضو معطل بنا کر رکھ دیا ہے اور سچی بات یہ ہے کہ قوم کی مایوسیوں میں اضافہ کرنے کی دوڑ میں ہماری دینی قیادت بھی سیاسی لیڈر شپ سے کسی طرح پیچھے نہیں ہے۔

اس پس منظر میں دینی جماعتوں کے سربراہوں کا مل بیٹھنا اور "ملی یک جہتی کونسل" کے نام سے ایک مشترکہ پلیٹ فارم قائم کرنا یقیناً" امید کی ایک کرن ثابت ہو سکتا ہے بشرطیکہ یہ کونسل ماضی کے کئی مذہبی اتحادوں کی طرح محدود اور وقتی مقاصد کی اسیر ہو کر نہ رہ جائے اور اس کا دائرہ عمل دفتر، فائیل، اخباری بیانات اور وقتاً" فوقتاً" مل بیٹھنے کی رسمی کاروائیوں کا حصار توڑ کر عملی جدوجہد اور مسلسل ورک کے تقاضے پورے کر سکے۔

"الشریعہ" کے قارئین گواہ ہیں کہ ہم نے ان صفحات میں ہمیشہ اسی خواہش کا اظہار کیا ہے کہ دینی جماعتوں کے قائدین مل بیٹھیں، وقت کے مسائل اور تقاضوں کو سمجھیں، اقتدار کی سیاست اور گروہی سیاسی کشمکش سے بالاتر ہو جائیں، اسلام اور پاکستان کو مغرب کی طرف سے درپیش چیلنج کا ادراک حاصل کریں اور قیادت کی ترجیحات سے بے نیاز ہو کر "ٹیم ورک" کے ساتھ قوم کو متبادل اور متوازن نظریاتی قیادت فراہم کریں، اس لیے آج جب اس سمت سفر کا آغاز ہوا ہے تو ہم

"بہت دیر کی مہرباں آتے آتے"